سوال

قربانی زندہ و مردہ کی طرف سے مشروع ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، امید ہے آپ دلیل کے ساتھ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں گے، نیز یہ فرمائیں گے کہ جانور کی قیمت صدقہ کردینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زندہ اور مردہ کی طرف سے قربانی مشروع ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ایک بکری کی اپنے اور اپنے اہل بیت کی طرف سے قربانی دیا کرتے تھے، [1] حالانکہ آپ کے اہل بیت میں بعض فوت شدگان بھی تھے، مثلاً حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا قربانی بھی ایک صدقہ ہے۔ لہذا یہ صدقہ اور قربت کے اعتبار سے دیگر صدقات کے مشابہہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے زندہ انسان کے لیے اس کی بہت تاکید معلوم ہوتی ہے نیز آپ کے اس ارشاد سے بھی ہے:

(من کان لہ ذبح یذبحہ 'فاذا اہل ہلال ذي الحجۃ 'فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ شیئا 'حتی یضحی) (صحیح مسلم 'الاضاحی 'باب نہی من دخل علیہ عشر ذي الحجۃ لخ 'ح: 1977)

"جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ کرے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔"

بعض فقہاء نے اس مسئلہ میں جو یہ ذکر کیا ہے کہ جو شخص کسی کی طرف سے قربانی کررہا ہو تو وہ بھی اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے تو مجھے اس کی کوئی قابل اعتبار دلیل نہیں ملی کیونکہ اس حکم کا مخاطب صرف وہ انسان ہے جو اپنے مال سے قربانی کررہا ہو، لہذا اس کے بیوی بچوں کو بال اور ناخن کاٹنے سے منع نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ قربانی کرنے والے نہیں ہیں بلکہ ان کی طرف سے ان کے گھر کے سربراہ نے قربانی کی ہے، لہذا اس ممانعت کا مخاطب بھی وہی ہے۔

قربانی کے جانور کو ذبح کرنا اس کی قیمت صدقہ کرنے سے افضل ہے کیونکہ اس میں سنت کا احیاء، اظہار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے اسوہ حسنہ کی اتباع ہے۔

---

[1] جامع ترمذی، الاضاحی، باب ماجاء ان الشاۃ الواحدۃ تجزی عن اھل البیت، حدیث: 1505 وسنن ابن ماجہ، حدیث: 3147

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی